(Urdu)

2715

1649/1971

विभाग मंत्रालय
_______________ DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
_______________ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection _______________

संख्या
No. 2715 8 — (21) — (P)

दिनांक
Date _______________

विषय
Subject _______________

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

(بندے ماترم)

لاہور کانگریس ۱۹۲۹ء کے اجلاس کا تحفہ

انقلاب (زندہ باد) کی لہر

عرف

طوفان ہند

مؤلفہ

ایس - پی

ملنے کا پتہ بھائی شوپرشاد سیٹھ بک سیلرز اینڈ پبلشرز
بازار دینا ناتھ سہارنپور

پہلی بار	قیمت	فی جلد ایک آنہ

(باہتمام مؤلف فاروقی پریس سہارنپور میں چھپی)

اوم

انوکھا نرالا ہمارا وطن ہے
ہمیں جان و دل سے پیارا وطن ہے

مصیبت کبھی آفت کبھی ظلم و ستم بھی
تیرے واسطے سب گوارا وطن ہے

ہمیں ہوں تمنائیں جنت کی کیونکر
کہ جنت سے بڑھکر ہمارا وطن ہے

نگاہوں میں رہتا ہے منظر وطن کا
سفر میں بھی ہمراہ پیارا وطن ہے

کرو پہلے آزاد اپنے وطن کو
غلامی سے جکڑا ہمارا وطن ہے

نہ عالم سے مطلب نہ دنیا سے مطلب
ہمارے لئے بس ہمارا وطن ہے

از جناب رام پرشاد صاحب بسمل شہید کاکوری کیس

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے،
دیکھنا ہے زور کتنا بازوے قاتل میں ہے،

رہ روِ راہِ محبت رہ نہ جانا راہ میں
لذتِ صحرا نوردی وادئ منزل میں ہے

وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اے آسمان
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے

اے شہیدِ ملک و ملت تیرے جذبونکے نثار
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے

اب نہ اگلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ
ایک مٹ جانے کی حسرت اب دلِ بسمل میں ہے

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No. 2715
Date 1.3.72
GOVT. OF INDIA

ہین ابھی تیار ہر مٹنے کو مستانے بہت ۔ لکھے جائینگے ہمارے خون سے افسانے بہت
اک بھگت سنگھ اور دت ہی نہین ہین سو تو کچھ ۔ ہند مین ہین شمع آزادی کے پروانے بہت
انکی قربانی کبھی برباد جا سکتی نہین ۔ سر کٹانے آئینگے مقتل مین دیوانے بہت
اے ستمگر ٹوٹ بھی جائین اگر ایک دو تو کیا ۔ ہین میسر ہند کی میکش کو پیمانے بہت
دو ہی دن مین اُڑ گئی حکم پکٹ کی دھجیان ۔ اپنی کرنی پر ہوئے حکام پچھتانے بہت

یہ وہ نظم ہے جو اسیران لاہور عدالت مین گاتے ہین

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ ۔ آزاد ہوگا ہوگا آتا ہے وہ زمانہ
اب بھیڑ اور بکری بنکر نہ رہ سکین گے ۔ کر دینگے ظالمونکا اب بند ظلم ڈھانا
خون کھولنے لگیگا ہندوستانیون کا ۔ اس پست ہمتی کا ہوگا کہان ٹھکانا
بھارت کے ہم ہین بچّے بھارت ہماری ماتا ۔ اُسکے ہی واسطے ہے منظور سر کٹانا

عروج کامیابی پر کبھی ہندوستان ہوگا ۔ بہار آجائیگی اُسدن جب اپنا باغبان ہوگا
چکھائینگے مزا بربادیِ گلشن کا گلچین کو ۔ جب اپنی ہی زمین ہوگی اور اپنا آسمان ہوگا
شہیدونکی چتاؤن پر لگینگے ہر برس میلے ۔ وطن پر مرنیوالوں کا یہی نام و نشان ہوگا

یہ وہ نظم ہے ۔ جو مقدمہ سازش لاہور کی سماعت کے دوران مین اسیر مرہم دست
یا

گاکر لوگوں کو رُلا دیتے ہیں - جو ۱۶ نومبر ۱۹۲۹ء کے "بندے ماترم" میں شایع ہوئی -
(از رام پرشاد بسمل شہید کاکوری کیس

دُور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

ہم بھی آرام اُٹھا سکتے تھے گھر پر رہ کر — ہمکو بھی پالا تھا ماں باپ نے دُکھ سہہ سہہ کر
وقتِ رخصت اِنہیں اتنا بھی نہ آئے کہکر — گود میں آنسو کبھی ٹپکے جو رُخ سے بہہ کر

طفل ان کو ہی سمجھ لینا جی بہلانیکو

دیش سیوا ہی کا بہتا ہے لہو نس نس میں — اب تو کھا بیٹھے ہیں چتوڑ کے گڑھ کی قسمیں
سرفروشی کی ادا ہوتی ہے یونہی رسمیں — بھائی خنجر سے گلے ملتے ہیں سب آپسمیں

بہنیں تیار چتاؤں میں جل جانے کو

نوجوانو جو طبیعت میں تمہاری کھٹکے — یاد کر لینا کبھی ہمکو بھی بھولے بھٹکے
آپکے عضوِ بدن ہوویں جدا کٹ کٹ کے — اور سر چاک ہو ماتا کا کلیجہ پھٹ کے

پر نہ ماتھے پہ شکن آئے قسم کھانیکو

اپنی قسمت میں ازل سے ہی ستم رکھا تھا — رنج رکھا تھا محن رکھا تھا غم رکھا تھا
کسکو پرواہ تھی اور کسمیں یہ دم رکھا تھا — ہمنے جب وادیِ غربت میں قدم رکھا تھا

دُور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

اپنا کچھ غم نہیں ہے پر یہ خیال آتا ہے — مادرِ ہند پہ کبتک یہ زوال آتا ہے
دیش آزادی کا کب ہند میں سال آتا ہے — قوم اپنی پہ تو رہ رہ کے ملال آتا ہے

منتظر رہتے ہیں ہم خاک میں ملجانے کو

(یہ نظم ۱۵ جون ۲۹ء کو "بندے ماترم" میں شائع ہوئی)

ڈرے نہ کچھ بھی جہاں کی چلا چلی سے ہم — گرا کے بھاگے نہ بم بھی اسمبلی سے ہم
اُڑائے پھرتا تھا ہمکو خیالِ مستقبل — کہ بیٹھ سکتے نہ تھے دل کی بے کلی سے ہم
ہم انقلاب کی قربان گاہ پہ چڑھتے ہیں — کہ پیار کرتے ہیں ایسے مہابلی سے ہم
جو جی میں آئے تیرے شوق سے سنائے جا — کہ طیش کھاتے نہیں ہیں کٹی جلی سے ہم
نہ ہو تو چیں بجبیں تیوری پہ ڈال نہ بل — چلے چلے او ستمگر تیری گلی سے ہم

(یہ نظم ۱۰ اگست ۲۹ء کے "بندے ماترم" میں شائع ہوئی)

اگر بھگت سنگھ اور دت مر گئے

سختیوں سے باز آ او حاکمِ بیداد گر — وردِ دل اس طرح دردِ لا دوا ہو جائیگا
باعثِ نازِ وطن ہیں دت بھگت سنگھ اور داس — انکے دم سے نخلِ آزادی ہرا ہو جائیگا
تو نہیں سنتا اگر فریادِ مظلومان نہ سن — مت سمجھ یہ بھی مگر بہرا خدا ہو جائیگا
زعم ہے تجھکو کہ تیرا کچھ نہیں سکتے بگاڑ — جیل میں گر مر بھی جائینگے تو کیا ہو جائیگا
یاد رکھ مہنگی پڑیگی انکی قربانی تجھے — سرزمینِ ہند میں محشر بپا ہو جائیگا
جاں بحق ہو جائینگے شدت سے بھوک و پیاس کی — او ستمگر جیلخانہ کربلا ہو جائیگا
خاک میں ملجائیگا اسباب ہی تیرا او دام — اور سر اقوام میں نیچا تیرا ہو جائیگا

دیگی اہلِ قوم کو درسِ شہادت اِنکی موت
بچہ بچہ ہند مین دردآشنا ہوجائیگا

ظالم وجابر سب اپنی موت مرجائینگے آپ
دَہر سے مفقود جورِ ناروا ہوجائیگا

وہ دِن بھی آئیگا جب پھر بہار دیکھینگے
غریب ہند کو ہم تاجدار دیکھینگے

گھڑی وہ دور نہین اے وطن کے شیدائو
کہ ملک ہند کو پھر پُر بہار دیکھینگے

عدو کی سختیان اُلٹا اثر دکھائین گی
وہ غافلونکو پھر اب ہوشیار دیکھینگے

بڑھے چلو اے جوانو فتح ہماری ہے
وطن کو جلد ہی با اختیار دیکھینگے

حریف سختیان کرکر کے ہار جائیگا
گلے مین گاندھی کے نصرت کا ہار دیکھینگے

ملیگا ہند کو سوراج ایکدن خورشید
خزان کو دیکھنے والے بہار دیکھینگے

نوجوانو وقت ہے مِٹ جاؤ قومی آن پر
دیکھنا بٹّہ نہ لگ جائے وطن کی شان پر

خرمنِ ہندوستان پر بجلیان ٹوٹا کرین
حیف ہے پھر بھی نہ جون رینگے تمہارے کان پر

چہچہانا بھولجاؤ گے وطن خطرے مین ہے
بلبلو کیا دیکھتی ہو کھیل جاؤ جان پر

قصرِ آزادی کی راہ ہو لگا بتہ لگ جائیگا
گر نظر ڈالو ذرا تم چین اور جاپان پر

جناب للتا پرشاد صاحب اختر سہارنپوری ،،

قوم کا درد محبت قوم کے بیمار وطن ہی
ہے وہی آزاد جو ملکی گرفتار وطن ہی

آتش حب وطن ہے بارہا دل قلب میں
قوم کا سوز محبت میرے انگار وطن ہی

دیکھ اے مصروف راحت دیکھ ای عشرت پسند
تیری رسوائی زمانہ بھر کی بازار وطن ہی

کیا تیری دل میں بھی ہی حب وطن درد وطن
تو بھی کیا اسکی گرفتار وطن بیمار وطن ہی

قوم کی آواز پر لبیک کہہ میدان میں آ
تیرا دعوی ہی تو باغیرت ہے خوددار وطن ہی

گر سعادتمند ہی تو کاٹ اسکی بیڑیاں
مادر ہندوستان بھی اب گرفتار وطن ہی

قبضۂ اغیار میں محبوس سے مجبور ہے
المدد اے اہل ہمت ہند لاچار وطن ہی

گاہ بزم وعظ میں ہی گاہ بزم رقص میں
تو بھی اختر کیس مزی کا آدمی یار وطن ہی

کبھی وہ دن بھی آئیگا کہ ہم سوراج دیکھینگے
دیار ہند میں پھر ہندیوں کا راج دیکھینگے

چھوٹے گی قوم اپنی غیر جاتی کی حکومت سے
وطن کو غیر ملکوں کا نہ ہم محتاج دیکھینگے

گڑیگا ہند میں جھنڈا مساوات و عدالت کا
روا داریئے نسل و رنگ کا اخراج دیکھینگے

نہ ہندی کو شہا پر قبضہ رہیگا غیر حاکم کا
نہ بھارت ورش ہی لیتے کسیکو باج دیکھینگے

رضاکاران آزادی کی کوشش بار ور ہوگی
مظفر کانگرس کی ہر طرف افواج دیکھینگے

ہمیشہ ہر گھڑی طفل و جوان و پیر کے دل میں
وطن کی عشق کی اوٹھتی ہوئی امواج دیکھینگے

تکالیف و مصائب دور ہونگی اہل بھارت کے
سنورتے ہند کی بگڑی ہوئی سب کاج دیکھینگے

نہ آنے پائینگی کثرت سے ملک غیر کی چیزیں
نہ جاتا ہند سے ہندوستان کا اناج دیکھینگے

غریبوں کو بھی آئیگی میسر پیٹ بھر روٹی
یتیموں کو نہ دانہ دانہ کا محتاج دیکھینگے

وجی کی ہار ہونگی نہرو و گاندھی کی گردن میں
مقدس مادر بھارت کی سر پر تاج دیکھینگے

منائینگے زمینِ ہند پر ہم جشن آزادی	فلک پر سے ہمیں خوش خوش تلک مہاراج دیکھینگے
تیرے اس ظلم کی ہستی کو اے ظالم مٹا دینگے	زباں سے جو نکالینگے وہ ہم کرکے دکھا دینگے
بھڑک اٹھیگی جب سینۂ سوزانکی دُعا آتش	تو ہم ایک سرد آہ بھر کر تجھے ظالم جلا دینگے
ہمارے آہ و نالی کو تم بے سود مت سمجھو	جب ہم رونی پہ آئینگے تو دریا ہی بہا دینگے
ہمارے سامنے سختی ہیں کیا اِن جلیانون کی	وطن کیواسطے ہم دار پر چڑھکر دکھا دینگے
ہماری فاقہ مستی کچھ نہ کچھ تو رنگ لائیگی ،	نشاں تیرا مٹا دینگے تجھے جب بد دُعا دینگے
کچھ ایسا راز تھا پنہا جو ہم خاموش بیٹھے تھے	اب ہم لڑنے پہ آئے ہیں تمھیں لڑکر دکھا دینگے
اگر کچھ بھینٹ آزادی کی دیوی ہم سے مانگیگی	سمجھکر کی زہِ قسمت ہم اپنا سر چڑھا دینگے

ظلم سہکر ظلم کی ہستی مٹائینگے

فاقہ کرینگے بھوک کی صدا اُٹھائینگے	غش کھا گئے آپ ہوش میں دشمن کو لائینگے
بھارت پہ بھینٹ اپنے سروں کی چڑھائینگے	مردانہ وار کرکے وطن کو دکھائینگے
ہم ظلم سہکر ظلم کی ہستی مٹائینگے	زندانیوں کے حال کو بہتر بنائینگے

پیغام بنام نوجوانان ہند

کر جاؤ کام دوستو بھارت کی شان رہے
اب غور کرنے سوچنے کا وقت ہے کہاں
تم نسل کے حفیظ ہو کچھ کر تو دکھاؤ
طوفان ہے رات تیرہ ہے لہریں ہیں جوش پر
کیا زمانہ آیا ہے کہ بیڑہ پلٹ گیا

دنیا میں تم رہو نہ رہو پر نشان رہے
خون بھر دو اپنا جس سے کہ یہ نیم جان رہے
تا نام لیوا کوئی تو اے مہربان رہے
اٹھ بیٹھو جس سے بچا یہ بادبان رہے
اب وہ گل نہ باغ نہ وہ باغبان رہے

توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو   جنم بھومی کو اپنی بچا لو
سورگ سے لاجپت کہہ رہے ہیں۔ تم کو پیغام وہ دے رہے ہیں
خوف کو دل سے اب تم نکالو ۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
قوم کے لال ہیں جو بھگت وت ۔ سہہ رہے جیل میں ہیں مشقت
کر مدد ہاتھ ان کا بٹا لو ۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
پھانسی ہو قید ہو کالا پانی ۔ اب تو آزاد ہونے کی ٹھانی
جو مصیبت پڑے جھیل ڈالو۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
ویر تا ویر اب تم دکھانا۔ پاؤں ہرگز نہ پیچھے ہٹانا ۔ "
بھالا ستیہ گرہ کا سنبھالو ۔ توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو

آن بھارت کی چلی اس کو بچا لو اب تو
دیش کے واسطے گر جیل میں بھی جانا پڑے
ہے مخالف جو کوئی اس کا نہ کچھ خوف کرو

قوم کے واسطے دکھ درد اٹھا لو اب تو
شوق سے ہتھکڑی ۔ کہہ دو کہ لگا لو اب تو
جیل کا ڈر جو دل میں ہے نکالو اب تو

اب نہیں وقت کہ تکلیف کو محسوس کرو
بوجھ جو سر پہ پڑے اوسکو اوٹھا لو اب تو
جو کرو دل سے کرو ملک کی خاطر ہی کرو
بات سچ کہتا ہی روشن کہ نہ ٹالو اب تو

از کشن چند زیبا

کیا ہوا چلتی ہے تلوار دو دھارا ہوکر
حوصلہ مجھکو بچائیگا کنارا ہوکر
قوم کیواسطے یہ جان جو مٹ جائیگی
نام چمکیگا مرے بعد ستارا ہوکر
مرکے مٹی سے بھی نکلیگی صدا ہائے وطن
چل گئی سینہ پہ بیداد جو آرا ہوکر
مرکے بھی درد نہ بھارت کا مٹیگا دل سے
خون تڑپیگا مرا جوش سے پارہ ہوکر

مسٹر داس بستر مرگ پر

کہتے ہیں الوداع ہم اب اس جہان کو
جاکر خدا کے گھر سے پھر آیا نہ جائیگا
اہل وطن اگرچہ ہمیں بھول جائینگے
اہل وطن کو ہم سے بھلایا نہ جائیگا
ظلم و ستم سے تنگ نہ آئینگے ہم کبھی
ہم سے سر نیاز جھکایا نہ جائیگا
اس سے زیادہ اور ستم کیا کرینگے وہ
اس سے زیادہ انسے ستایا نہ جائیگا
ہم زندگی سے روٹھکے بیٹھے ہیں جیل میں
اب زندگی سے ہم کو منایا نہ جائیگا

یہ سچ ہے موت ہمکو مٹا دیگی دہر سے
ہم نے لگائی آگ ہے جو انقلاب کی
یارو! ہے اب ہی وقت ہمیں دیکھ بھال لو
اے موت! جلد آکے ترا انتظار ہے

لیکن ہمارا نام مٹایا نہ جائیگا
اس آگ کو کسی سے بجھایا نہ جائیگا
پھر کچھ پتہ ہمارا لگایا نہ جائیگا
اب ہمسے بار زیست اٹھایا نہ جائیگا

آزاد ہم کرا نہ سکے اپنے ملک کو
بے خنجر یہ منہ خدا کو دکھایا نہ جائیگا

اوتار لے چکے ہین بانکی کمانوالے

محشر بپا کرینگے ہندوستان والے
کر کے قطع تعلق خود حکمران بنین گے
کر دیگا تہ و بالا یکدم مین خرج گردون
اب رک نہین سکیگی ایسی ہوا چلی ہے
جاگے ہین اب تو گاندھی دکھ درد مٹ رہیگا

کچھ متفق ہین ایسے وید و قرآن والے
منہ تاکتے رہین گے سارے جہانوالے
زیر زمین ہونگے نام و نشان والے
خاموش ہو کے بیٹھین وہم و گمانوالے
اوتار لے چکے ہین بانکی کمان والے

آغا سنبھل کے رہنا یہ جا بگڑ رہی ہے
خانہ خراب ہونگے محل و مکان والے

کچھہ کر کے دکھانا ہے مجھے

اپنا خون اپنے ہی ہاتھوں سے بہانا ہی مجھے
سختیاں دی کر ہمیں کیا تم ڈراتی ہو صاحب
دیسی ماتا پہ بھلا کیوں نہ فدا ہو جاؤں
کون کیسا ہے کرین پیار بیان پھر کسکو
سر پہ قائم رہے سایہ یہہ بھارت ماتا کا

مادر ہند پہ سر بھینٹ چڑھانا ہے مجھے
نام فہرست شہیدان میں لکھانا ہے مجھے
گود میں جسکی پس مرگ بھی جانا ہے مجھے
جھوٹی الفت کا نشان دل سے مٹانا ہے مجھے
ملک کے واسطے کچھہ کر کے دکھانا ہے مجھے

ہاتھ میں ہو ہتھکڑی اور پاؤں میں زنجیر ہو

دیش کی خاطر اگر دنیا میں یہ توقیر ہو
آنکھوں کی خاطر تیر ہو چلتی گلے شمشیر ہو
مرگ بھی میری جانیر زحمت بلا تاثیر ہو،
اس سے بڑھکر اور بھی دنیا میں گر تعزیر ہو

ہاتھ میں ہو ہتھکڑی اور پاؤں میں زنجیر ہو
سولی ملے پھانسی ملے یا موت دامنگیر ہو
میری خاطر خاص کر دوزخ بنا تعمیر ہو
منظور ہو منظور ہو منظور ہو منظور ہو

تیرے چرنوں میں بھارت مات سر اپنا جھکاؤں میں
ایسی خواہش میں وقت آئے تو گردن تک کٹاؤں میں
بسر ہو زندگی میری تجھے آزاد کرنے میں

ضرورت ہو تو اس راہ میں لہو اپنا بہاؤں میں
وفا کا تیل ڈالوں باقی رکھوں دیش بھگتی کی
چراغ حریت ہندوستان بھر میں جلاؤں میں
تمنا میری برآئے ہو جائے آرزو پوری
تجھے ایکبار گر آزادیوں میں دیکھ پاؤں میں
ہر ایک بھارت نواسی کا ہے حق پیدائشی سوراج
کسی سے کس لئے ڈرتا ہوں کیوں خوف کھاؤں میں
خدایا سرزمین ہند میں ہو ہوم رول اپنا
پھر اپنے دیش کی دل کھولکر جے جے مناؤں میں

طلب کرونگا سوراجیہ حق سے۔ نجات پا کے میں کیا کرونگا
مجھے ہے بھارت میں پھر سے آنا سورگ میں جا کے میں کیا کرونگا
میں چاہتا ہوں سوراجیہ اپنا چھینا ہوا تخت و تاج اپنا
مجھے ہے منظور راج اپنا۔ منسٹری پا کے میں کیا کرونگا
گھمنڈ ہے جنکو اپنے بل کا۔ کیا ہے جنکو خودی نے اندھا
ایسے اندھوں کے آگے رو رو اشک بہا کے میں کیا کرونگا
بنے ہیں بیدرد بیوفا جو۔ سنا نہ گاندھی کی التجا کو
ایسے پتھر دلوں کی چوکٹ پہ سر کو ٹیکا کے میں کیا کرونگا
فلک چلی جو ستم کی آندھی تو جائینگی گردنیں بھی باندھی

بجلکم نہرو بجلکم گاندھی اب گھر مین جا کے مین کیا کرونگا

اے ہند دیکھ تو تیری حالت کو کیا ہوا
جب سے کمان کی طرح کمر سب کی جھک گئی
مارے جو کوئی پھونک تو اُڑ جائین اہلِ ہند
ہمکو ذلیل خستہ و مجبور دیکھکر
جسنے بڑی بڑون کے چھکے چھڑا دیے
افلاس مین پھنسے ہوئے بھارت کو دیکھکر
بھائی کو تشنہ دیکھکر بھائی کے خون کا
اتنے بہادرون کو فلک کھا گئی زمین

حیرت مین آئینہ ہی کہ صورت کو کیا ہوا
ارجن بھی پوچھتا ہی کہ ہمت کو کیا ہوا
چکر مین بھیم سین ہی طاقت کو کیا ہوا
پرتاب کہہ رہا ہی حمیت کو کیا ہوا
اُس شور و بیر قوم کی ہمت کو کیا ہوا
حیرت مین غزنوی ہے کہ دولت کو کیا ہوا
لچھمن پکارتا ہے محبت کو کیا ہوا
حیران ہے پرتھوی راج شجاعت کو کیا ہوا

ہم نے ویران چمن کو دیکھکر تکرار مین
موسمِ گل کب رہا ہے آہنی پنجرے مین حیف
عندلیبو شاخِ گل تمکو میسّر اب کہان
بلبلِ نادان سمجھ کچھ ہوش سی بھی کام لی
خدمتِ ملکی مین ہے کچھ لطف اک مفلوک دیکھ

آرزوئے دلکو پورا کر لیا صیاد نے
کسقدر عاجز کیا ہے غیر کی بیداد نے
تنکے تنکے آشیانہ کر دیا صیاد نے
کر دیا برباد تجھکو اس تیری فریاد نے
بات حکمت کی کہی ہے یہ کسی اُستاد نے

آہِ شرر فشان کی تاثیر دکھا دین گے
ہم ہند کے باشندے دکھ درد کے مارے ہین

احساس کی دنیا مین اک آگ لگا دینگے
نالے جو کئے ہم نے گردون کو ہلا دینگے

فریاد کے پردے مین چھیڑینگے وہ افسانہ
خودداری کی تعلیمین تکمیل کو پہنچا کر
تصویر ترقی کو عالم کی فضاؤن مین
ہر دل پہ چڑھائینگے ایک رنگ محبت کا
مل مل کے گلے باہم برسائینگے اشک اتنے
اے حب وطن آجا تیری ہی ضرورت ہے

سوتی ہوئی قومون کو غفلت سے جگا دینگے
وہ دھبہ یہ غلامی کا دامن سے مٹا دین گے
ان کانپتے ہاتھون سے اک روز بنا دینگے
تفریق مذاہب کو بھارت سے مٹا دینگے
یہ آگ عداوت کی دم بھر مین بجھا دینگے
ہم بیکس و غم دیدہ دلمین تجھے جا دینگے

ازجناب منشی اشفاق اللہ خان شہید کاکوری

وطن ہمارا رہے شادکام اور آزاد
ہمارا کیا ہے اگر ہم رہے رہے نہ رہے

اسکتاب کا دوسرا حصہ - انقلاب کی لہر عرف آزادی کا پھول

عنقریب چھپکر تیار ہونیوالا ہے ناظرین انتظار فرمادین اسکے بعد سوراج کی پہلی سیڑھی بھی تیار ہونیوالی ہے

ملنے کا پتہ بھائی شیو پرشاد سیٹھ بک سیلر اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور - ۱۱

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
16 MAY 1930

قیمت فی تولہ ۳ روپیہ

حب جدوار عنبری

موسم سرما میں طاقت اور امساک پیدا کرنے ولذت جماع حاصل کرنے کیلئے ایک نہایت ہی مجرّب شے ہے علاوہ ازیں ہر قسم کے جریان احتلام ونزلہ زکام ودمہ وضیق النفس کو بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ایکبار استعمال کر کے فائدہ اوٹھاویں ہر جگہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔

ٹی این سہگل اینڈ برادرس ڈرگسٹ بازار دینا ناتھ سہارنپور۔

بھائی شیو پرشاد سیٹھ بک سیلر اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور

ہمارے یہاں کی بے نظیر کتابیں

راج رشی قیمت عہ — دلّی پہالس ۱۴ر

کانگریس شیپانجلی مؤلفہ مسٹر ٹی سی بھارتی قیمت ۳ر
حقیقت روئے اردو مصنفہ کشن چند زیبا قیمت عہ
جنوبان سنگیت ۸ر
گنگا وترن ۱۰ر
دو دا ستارہ عہ
ستی سلوچنا ۱۲ر

ڈرامہ سلطانہ ڈاکو قیمت ۵ر
مفصلہ ذیل کتب زیر طبع ہیں۔
بھارت گیتانجلی حصہ دوم ۸ر
بھارت کے ویر ۱۲ر
شری چھترپتی شیواجی بچوں کیلئے ۴ر
مہارانا پرتاپ بچوں کیلئے ۴ر

ملنے کا پتہ:- بھائی شیو پرشاد بکسیلرز اینڈ پبلشرز بازار دینا ناتھ سہارنپور